Proposed synopsis for P.hD 2024-25

مجوزہ خاکہ برائے پی۔ایچ۔ڈی ۲۰۲۴-۲۵

کبیر کی حیات اور ادبی خدمات: ایک تنقیدی مطالعہ

Kabir Ki Hayat Aur Adabi Khidmaat : Ek Tanqeedi Mutalea

نگراں

ڈاکٹر اعجاز احمد

سینئر اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ اردو، رانچی یونیورسٹی، رانچی

ریسرچ اسکالر

محمد سرتاج حسین

جے آر ایف ایوارڈی

شعبۂ اردو

دوسری منزل، ہیمونیٹیز بلڈنگ، یونیورسٹی روڈ، مورابادی، رانچی یونیورسٹی

رانچی 834008، جھارکھنڈ (انڈیا)

STATE OF ART

تعارفِ موضوع

کبیر کا شمار بر اعظم کے ان صوفیوں اور سنتوں میں ہوتا ہے جن کی سربلندی آفاقی ہوتے جارہی ہے ۔ایسے میں کبیر کی حیات و خدمات کو نئے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت آپڑی ہے ۔ویسے تو ہزاری پرشاد دویدی کے پر مغظ تحقیقی کارنامہ"کبیر" کو بنارس کے تنگ نظر عالموں کے سامنے مستحکم اور پائدار کیا۔تو یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے کہ کبیر کی حیات فن اور من جملہ ان کی شخصیت پر بہت زیادہ تحقیقی کام پوربی ممالک میں ہو رہے ہیں۔اس تناظر میں اردو رسم الخط کے ساتھ کبیر کو آشکار کرنے کی انتہا ضرورت تھی تو میں نے اپنا تحقیقی مقالہ عظیم المرتبت اور عبقری شخصیت کبیر پر مکمّل کرنا موزوں اور مناسب سمجھا۔اسی خیال کو لیکر میں نے کبیر پر تحقیق کرنا شروع کیا تھا اور کبیر پر لکھے گئے ہندی ادب کے مطالعے سے یہ بات عیاں ہوئی کہ کبیر مخصوص زبان کی قید و بند سے معریٰ ہیں۔ کبیر نہ صرف بھکتی تحریک کے روحِ رواں ہیں بلکہ وہ بیک وقت فلسفی بھی ہیں، شاعر بھی ہیں اور اصلاحِ معاشرہ کے امین بھی ہیں اسی تناظر میں مجھے اردو میں اس مفروضے کے ساتھ تحقیق کرنے کی تمنّا پچھلے کچھ برسوں سے فکر و نظر میں ہو رہی تھی ۔جو کہ کبیر جتنے ہندی زبان و ادب کے شاعر ہیں اتنے ہی حضرت امیر خسرو اور نظیرا کبرآبادی کے ساتھ ساتھ اردو کے شاعر بھی ہیں جن کو نئے زمانے کے تناظر میں اردو والوں کے سامنے پوری طاقت کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت ہے ۔اگرچہ ان کی حالاتِ زندگی کی تفصیل ابھی پورے تاریخی حوالوں کے ساتھ سامنے نہیں لسکی۔ تاہم یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ کبیر کا زمانہ سکندر لودھی کا زمانہ تھا۔ کبیر کا زمانہ چونکہ ذات پات کے بکھیڑوں میں الجھا ہوا تھا اسی لیے انہوں نے اپنے کلام کے ذریعہ انسانیت کو درسِ محبت دیا۔ کبیر کا تعلق چونکہ بھکتی تحریک سے بھی تھا لہٰذا ہندی والوں نے انہیں ہندی کا شاعر تسلیم کر لیا اور ان کی زندگی اور شاعری کے بارے میں سینکڑوں کتابیں لکھ ڈالیں لیکن ان کی تاریخ ولادت و تاریخ وفات تک کا صحیح پتہ لگانے سے وہ اب تک قاصر ہیں۔ہندی والوں نے کبیر کی عقیدت میں اور ان کو سادھو سنتوں میں اعلیٰ مقام دینے کے لیے عجیب و غریب فرضی کہانیاں گڑھ ڈالیں۔

کبیر کے معتبر شاگرد دھرم داس کے کلام سے پتا چلتا ہے کہ سلطان نے ان کی آزمائش کے لیے انہیں ہاتھی کے آگے پھینک دیا، آگ میں ڈال دیا اور نہ جانے ان پر کیا کیا ظلم توڑے مگر کبیر صاحب کو کسی قسم کا جسمانی گزند نہ پہنچا سکے۔ کبیر صاحب کے دیگر شاگردوں نے بھی اپنے کلیات میں ان واقعات اور کرامات کا ذکر دوسرے طریقوں سے کیا ہے لیکن جب ہم کبیر صاحب کے کردار اور گفتار کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے ارد گرد کرامات کا ڈھونگ رچنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے ۔نیز کبیر کی ازدواجی زندگی کے متعلق بھی ہندی والوں نے ان کے دوہوں کو بنیاد بنا کر ان کی بیوی اور بچے کا ذکر کیا جو کہ تحقیق طلب ہے ۔تاریخ مذاہب جیسی کتابوں میں کبیر کی پیدائش ایک بنکر جولاہے خاندان میں ہوئی۔ کبیر کی دوسری حالات زندگی کی طرح ان کے والدین کے نام اور مقام پیدائش وغیرہ کے متعلق بھی کئی عجیب و غریب متضاد کہانیاں سننے کو ملتی ہیں ۔جب کبیر فوت ہو گئے تو ان کی بھی تدفین کی گئی اور کبیر پر نثار کیے جانے والے پھول مالاؤں کو بھی تدفین کیا گیا۔ان کے مریدوں نے پورانک کہانیوں کی مدد سے کئی تخیلی کہانیاں گڑھ لیں تاکہ وہ اپنے پیر و مرشد کو برہم یا

خدا کا درجہ دے سکیں۔ بہر حال کبیر کے متعلق جتنی کہانیاں مروج ہیں ان میں ایک بات مشترک ہے کہ کبیر کو ایک تالاب کے کنارے سے نیرو اور نعیمہ نام کا ایک نیا شادی شدہ جوڑا اپنے گھر لے گیا اور انہوں نے ہی ان کی پرورش کی تھی۔ کبیر مذہب کے جنگ و جدل سے اوپر تھے جسے ہم اپنے تحقیقی مقالے میں سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ انہوں نے خود کہا ہے جو میں دھرمی بھی نہیں ہوں اور ادھرمی بھی نہیں ہے نہ میں کسی کا سیوک ہوں اور نہ ہی کسی کا سوامی۔

جات نہ پوچھو سادھ کی، پوچھ لیجیو گیان

مول کرو تلوار کا، دھری رہنے دو میان

لہذا کبیر کی حالات زندگی سراسر روایتی ہیں، جن میں یقین اور استدلال کے ساتھ اب تک کوئی بات نہیں کہی گئی۔ کبیر کی تعلیمات کا حلقہ اس قدر وسیع اور قابل قبول تھا کہ ان کے بعد شمال مشرقی ہندوستان کا شاید ہی کوئی قابل ذکر شاعر، سنت، صوفی اور مذہبی فرقہ ایسا ہوگا، جس نے ان کی تعلیمات کو کلی یا جزوی طور پر اپنا یا نہ ہو۔ شہرہ آفاق" رام چرت مانس" کے مصنف اور معروف سنت تلسی داس، سورداس، رحیم، ملک محمد جائسی، سنت غریب داس، پیپاداس، روی داس، سندر داس، یاری صاحب، دھرنا داس جگجیون داس، ڈولن داس، چرن داس، سہجوبائی اور دیابائی کے یہاں بھی کبیر کے بعض دوہے یا ان کے ٹکڑے جوں کے توں پائے جاتے ہیں۔

کبیر کے زمانے میں اردو زبان کی صورت سنسکرت اور اردو کے بین بین تھی اور اس زبان کی عکاسی ہمیں کبیر کے دوہوں میں ملتی ہے ان کی زبان سادہ اور ابتدائی دور کے زیادہ قریب نظر آتی ہے۔ کبیر نے لاشعوری طور پر جس زبان کو اپنایا تھا وہ بالآخر اردو زبان کا پیش خیمہ ثابت ہوئی اس ضمن میں ڈاکٹر انور سدید، اردو ادب کی مختصر تاریخ میں لکھتے ہیں:

"بھگت کبیر نے ۱۵۱۸ء میں ایک ایسی زبان کا دامن پکڑا جو بالآخر اردو زبان کی صورت اختیار کرنے والی تھی"۔ حافظ محمود شیرانی کے خیال میں "کبیر کی نظمیں اچھی خاصی اردو کہلائی جانے کی مستحق ہیں"۔

کبیر کی نظمیں:

کبیر کھڑا ابزار میں مانگے سب کی خیر
نہ کہو اسے دوستی نہ کہو اسے بیر

برا جو دیکھن میں چلا برا نہ ملیا کوئے
جو من کھوجا اپنا تو مجھ سے برا نہ کوئے
چلتی چکی دیکھ دیا کبیرا روئے
دوئی پاٹن کے بیچ میں ثابت بچا نہ کوئے

بڑا ہوتو کیا ہوا جیسے پیڑ کھجور

پنتھی کو چھایا نہیں پھل لا گیں اتی دور

کبیر بنیادی طور پر ایک مصلح قوم تھے کبیر نے ایسے وقت میں لوگوں کے درمیان اپنی فکر کو ظاہر کیا جس وقت نہ صرف وحدت اور دوئی کے نظریات میں توسیع ہو چکی تھی بلکہ اوتار واد کے مختلف دبستان بھی قائم ہو چکے تھے ان کے علاوہ اسلامی تعلیم، بھکتی تحریک، صوفی تحریک، شدھی تحریک اور ناتھی نظریات بھی اپنی اپنی جگہ بنا چکے تھے پورا ملک نظریاتی تانے بانے میں جکڑا ہوا تھا اور عام آدمی کو پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ صحیح کیا ہے؟ اور غلط کیا ہے؟ وہ کس کے ساتھ چلے؟ اور کس کو چھوڑے؟ غالبًا انہیں الجھنوں کے پیشِ نظر غالب نے کہا تھا:

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر ایک تیز رو کے ساتھ

پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

ایسے وقت میں بھی انہوں نے دوسرے نظریات کے حامل فرقوں اور افراد کو اپنی فکر سے بے حد متاثر کیا۔ سب سے بڑھ کر کبیر کی عظمت کا اندازہ گرووانی کے مطالعے سے ہوتی ہے جہاں کبیر بابا فرید شکر گنج کے کلام کے ساتھ ساتھ ہر جگہ جلوہ افروز ہیں۔

PROBLEM TO BE INVESTIGATION

موضوع سے متعلق سابقہ معلومات کا جائزہ

کبیر اردو ادب میں تصوف کی دنیا کا بہت بڑا نام ہے۔ اردو زبان کے آغاز کے زمانے میں، جن صوفی شعراء نے تصوف کے فلسفے کو عام فہم انداز میں گلی گلی اور گھر گھر پہنچانے کی کوشش کی ان میں کبیر کا نام بہت اہم ہے۔ یوں تو کبیر کے حیات و خدمات پر ہندی ادب میں کئی کام کیے جا چکے ہیں، جس میں کبیر، کبیر: ان کا ساہتیہ، ان کے دارشنک وچاروں کی آلوچنا، کبیر ایک وسلیشن، کبیر گرنتھاولی، کبیر گرنتھاولی میں پریم بھکتی ، کبیر کی بھاشاا اور کبیر کا دھارمک وشواس وغیرہ ہیں۔ اردو ادب میں بھی کبیر پر کچھ کام ہوئے ہیں جس میں سے کبیر صاحب، کبیر شبداولی، کبیر کے نغموں پر گفتگو، کبیر، کبیر دوہا ولی، کبیر جنم ساکھی اردو اور اردو کا مکمل باغی شاعر یہ سب موجود ہیں لیکن ان کتابوں میں کبیر کے دوہے اور اس کے حیات و خدمات کا مختصر اور تنگ نظری سے کام لیا گیا۔

HYPOTHESIS

مفروضہ

کبیر کا شمار براعظم کے ان صوفیوں اور سنتوں میں ہوتا ہے جن کی سربلندی آفاقی ہوتے جا رہی ہے۔ ایسے میں کبیر کی حیات و خدمات کو نئے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت آپڑی ہے۔ ویسے تو ہزاری پرشاد دویدی کے پر

مغظ تحقیقی کارنامہ"کبیر"کو بنارس کے تنگ نظر عالموں کے سامنے مستحکم اور پائدار کیا۔تو یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے کہ کبیر کی حیات فن اور من جملہ ان کی شخصیت پر بہت زیادہ تحقیقی کام پوربی ممالک میں ہو رہے ہیں۔اس تناظر میں اردو رسم الخط کے ساتھ کبیر کو آشکار کرنے کی انتہا ضرورت تھی تو میں نے اپنا تحقیقی مقالہ عظیم المرتبت اور عبقری شخصیت کبیر پر مکمّل کرنا موزوں اور مناسب سمجھا۔اسی خیال کو لیکر میں نے کبیر پر تحقیق کرنا شروع کیا تھا اور کبیر پر لکھے گئے ہندی ادب کے مطالعے سے یہ بات عیاں ہوئی کہ کبیر مخصوص زبان کی قید و بند سے معریٰ ہیں۔کبیر نہ صرف بھکتی تحریک کے روحِ رواں ہیں بلکہ وہ بیک وقت فلسفی بھی ہیں، شاعر بھی ہیں اور اصلاحِ معاشرہ کے امین بھی ہیں اسی تناظر میں مجھے اردو میں اس مفروضے کے ساتھ تحقیق کرنے کی تمنّا پچھلے کچھ برسوں سے فکر و نظر میں ہو رہی تھی۔

SIGNIFICANCE OF THE STUDY

منتخب شدہ موضوع پر تحقیق کی اہمیت

کبیر کی حیات وخدمات کو تحقیق کے لیے منتخب کرنا اس لیے ضروری ہے کہ کبیر پر ہندی ادب میں کافی کام کیے جا چکے ہیں اور آج بھی کیے جا رہے ہیں۔لیکن اردو ادب میں کبیر کی زندگی پر فقط اوپری سطح پر اور تنگ نظری سے کام لیا گیا ہے۔کبیر کو اردو ادب میں وہ قبولیت نہیں دی گئی جس کے وہ حقدار تھے۔کبیر بنیادی طور پر ایک صوفی تھے جس طرح مسلمان صوفیاء نے لا شعوری طور پر اردو ادب کی نشو نما میں اہم کردار ادا کیا اسی طرح ان میں سے ایک کبیر بھی تھے۔ہمیں سوچ کہ اس تنگ دائرے سے باہر نکلنا چاہیے کہ کبیر ہندو تھا یا مسلمان تھا بلکہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ انہوں نے اردو ادب کی ابتدائی نشو نما میں دوسرے صوفیاء کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر مثبت اور فعال کردار ادا کیا ہے۔کبیر کی ادبی خدمات کے بارے میں واضح طور پر اتنا کچھ نہیں ملتا کہ ہم انہیں یقینی طور پر اردو ادب میں کوئی مقام عطا کر سکیں۔کبیر کے مذہبی عقائد بہر حال اس امر پر اثر انداز نہیں ہوتے کہ اردو زبان کی ابتدائی نشو نما میں کبیر نے گراں قدر خدمات انجام دیے ہیں۔

IT'S REVELANCE TO THE PRESENT-DAY PROBLEMS NEEDS OF THE SOCIETY

تحقیق کا دائرہء کار

اس مقالے میں"کبیر کی حیات اور ادبی خدمات : ایک تنقیدی مطالعہ"کا جائزہ لیا جائے گا۔کبیر نے اردو ادب کی نشو نما میں جو کردار ادا کیے اس کا تحقیقی جائزہ لیا جائے گا۔کبیر کی سوانح حالات کے اختلافات کو تحقیقی نظر سے پرکھا جائے گا۔کبیر کے دور میں صوفی تحریک اور بھکتی تحریک کا جائزہ لیا جائے گا۔اور کبیر کے فلسفہ حیات سے بحث کیا جائے گا۔

کبیر کے کلام کا کچھ فیصد فارسی عربی لفظیات کا اشتراک تھا۔ ہندوی ریختہ یہ آج کی زبان میں اردو معلوم پڑتا ہے اس پر اردو تحقیق کاروں کی نظر محدود رہی ہے ۔ہم اپنے مقالے میں ان خیالات کو از سر نو تشکیل دینے کی کوشش کریں گے کہ کبیر کی لفظیات پر عربی فارسی الفاظ کے اچھے خاصے اثرات ہیں۔

TOOLS TO BE USED IN THE COLLECTION OF DATA

طریقۂ کار

”کبیر کی حیات اور ادبی خدمات: ایک تنقیدی مطالعہ“ کا جائزہ لینے کے لیے اولاً تو کبیر کے عہد کی کتب اور اس کے شاگردوں کی کتب اور اس کے علاوہ دیگر مصنفہ و مرتبہ کتب، مقالات ،لائبریریاں، مختلف جامعات کے ماہر اساتذہ سے گفتگو، مختلف نقادوں کے انٹرویوز اور مضامین سے استفادہ کیا جائے گا ،ثانیاً کبیر صاحب پر لکھی ہوئی کتب ،مختلف رسائل وجرائد،انٹرنیٹ اور ہندوستان اور بیرون مما لک کے مختلف لائبریریوں سے استفادہ کیا جائے گا۔

TENTATIVE CHAPTER SCHEME

ابواب بندی

باب اوّل: کبیر کی پیدائش چودہویں صدی کا سیاسی، سماجی اور تہذیبی پس منظر

باب دوم: کبیر کے سوانحی حالات

باب سوم: بھکتی اور صوفی تحریک کا ہندوستان

باب چہارم: کبیر کے شعری اصناف

باب پنجم: کبیر کا فلسفۂ حیات

ماحصل

کتابیات

BIBLIOGRAPHY
کتابیات

Primary source
بنیادی ماخذات

نمبرشمارہ	کتاب	مقام	سن اشاعت
۱	اکھراولی	بلوویڈیرپریس، الہ آباد	۱۹۱۳
۲	انوراگ ساگر	گلشن پنجاب پریس، بنارس	۱۹۰۲
۳	انوراگ ساگر	وشویشرپریس، بنارس	۱۹۲۹
۴	آتمابودھ	شکرام داس سنہا، حیدرآباد	۱۹۰۱
۵	بھانٹ پرکاش	پرمانند سادھو، کوہِنورپریس، لاہور	۱۹۸۳
۶	بیجگ وانی	بہرام جی فیروز شاہ مدان، بمبئی	۱۹۱۰
۷	بودھ ساگر	یوگالانند(بھاگ ۱ تا ۲) وینکٹیشورپریس،	۱۹۸۳
۸	یکوتراشٹک	بمبئی	۱۹۲۰
۹	ہنس تکتا شبدا	وینکٹیشورپریس، بمبئی	۱۹۹۳
۱۰	ولی	رام لال دیال داس سورت	۱۹۶۹
۱۱	گیان سماج	گلزارہندپرلیس، گرگاؤں	۱۸۹۲
۱۲	کافربودھ	بھگوان داس رام جی، تھیولا	۱۸۹۸
۱۳	کبیردرپن	سیٹ ولی محمد پیر محمد، بمبئی	۱۹۲۸
۱۴	کبیرگرنتھاولی	انڈین پریس الہ آباد	۱۸۰٤
۱۵	یرساگر	یوگالانندوینکٹیشورپریس ممبئی	۱۹٦۸
۱۶	رمینی	لانٹ پریس، بنارس	
۱۷	شبداولی	گنپت داس، لکشمن داس ٹیپاری (ایم-پی)	۱۹۲۲
۱۸	شبداولی	بلویڈرپریس الہ آباد	۱۹۰۱
۱۹	شتک ٹیکا	اکھیے رائے، کبیرچورا، بنارس	۱۹٦۲
۲۰	اپدیش رتناولی	ھارت بندھوپریس، علی گڑھ	۱۹۵٦
	بیجک بھاشا	سدابھل دیو کی ٹیکا، مکتی پستکالیہ، بلئا	

Secondary source
ثانوی ماخذ

نمبرشمارہ	کتاب	مصنف	مقام	سن اشاعت

۱	کبیر	ہزاری پرساد دویدی	ہندی گرنتھ رتناکر، بمبئی	۱۹۴۷
۲	کبیر اور پنتھ	کیدار ناتھ دویدی	ہندی ساہتیہ سمیلن الہ آباد	۱۹۶۵
۳	سنت کبیر درشن	راجیند سنہا گوڑ	ساہتیہ بھون، الہ آباد	۱۹۵۵
٤	کبیر ساہتیہ سمکشا	گپتا شیو	نویگ لیستک بھنڈار، لکھنو	۱۹۶۵
۵	کبیر کے دھارمک	دھرم پال مینی		
٦	وشواس	سنہا شرما	بھارتیند و بھون، چنڈی	۱۹۶۰
۷	کبیر: ایک وویچن	پرشوتم شری واستو	گڑھ	۱۹۵۱
۸	کبیر ساہتیہ کا	بھولا ناتھ تواری	ہندی ساہتیہ سنسار، دلی	۱۹۶۲
۹	ادھیاین	گنایت گووند تری	ساہتیہ رتن مالا کاریالئے،	۱۹۵۷
۱۰	کبیر اور اُن کا کاریہ	رام کمار ورما	بنارس	۱۹٤٤
۱۱	کبیر کی وچار دھارا	اسناتک وجیندر	راج کمل، دلی	۱۹۵٦
	کبیر کا رہسیاواد		ساہتیہ نکیتن، کانپور	
	کبیر		ساہتیہ بھون لمٹیڈ، الہ آباد	
			رادھا کرشن پرکاشن، دلی	

*****

نگراں

ڈاکٹر اعجاز احمد

سینئر اسسٹنٹ پروفیسر

شعبہ اردو، رانچی یونیورسٹی، رانچی

ریسرچ اسکالر

محمد سرتاج حسین

جے آر ایف ایوارڈی

Proposed Synopsis for Ph.D Research

University Department of Urdu Ranchi University, Ranchi

کبیر کی حیات اور ادبی خدمات: ایک تنقیدی مطالعہ

Topic

Kabir Ki Hayat Aur Adabi Khidmaat : Ek Tanqeedi Mutalea

Under the Supervision of:

Dr. Ajaz Ahmad
Sr. Assistant Professor
University Department of Urdu
Ranchi university, Ranchi

Submitted by:

Md. Sartaj Hussain
(Research Scholar)
JRF awardee

DEPARTMENT OF URDU

2nd Floor , Humanities Building, University Road, Morabadi
Ranchi University, Ranchi 834008, Jharkhand (India)